السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مجھے ابھی تک اس بات کی سمجھ نہیں آئی کہ جب ''علم الرجال'' پوری طرح مرتب ومدون ہوچکا ہے اوراب اس میں نہ کوئی کمی اور نہ ہی بیشی ہوسکتی ہے توپھر آج اتنا اختلاف کیوں ہے ہر مسلک کے علماء کا بلکہ ایک ہی مسلک کے علماء کا ایک ہی روایت پر حکم مختلف کیوں ہوتا ہے۔ اگر کوئی روایت حقیقتاً ضعیف ہے تو اس کا ضعف ''علم الرجال'' کی کتب میں مفصلاً موجود ہے اور اسی طرح صحیح اور حسن کا۔ اس کے باوجود مختلف مسالک کے علماء میں جرح وتعدیل، ردوقدح اور ردوقبول میں اتنا ہیر پھیر کیوں ہے۔ بس ذرا اس کو واضح طور پر سمجھا دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اختلاف کی وجہ تقلید ہے۔

مثال اول :

انورشاہ کشمیری دیوبندی صاحب ایک حدیث کو قوی تسلیم کرکے چودہ سال اس کا جواب سوچتے رہے۔ دیکھئے درس ترمذی (ج ۲ ص ۲۲۴) والعرف الشذی ومعارف السنن وفیض الباری (ج ۲ ص ۳۷۵)

مثال دوم :

رشید احمد لدھیانوی دیوبندی نے کہا :

''معہذا ہمارا فتوی اور عمل قول امام رحمہ اللہ تعالیٰ کے مطابق ہی رہے گا اس لیے کہ ہم امام رحمہ اللہ تعالیٰ کے مقلد ہیں اور مقلد کے لیے قول امام حجت ہوتا ہے نہ کہ ادلہ اربعہ کہ ان سے استدلال وظیفۂ مجتہد ہے۔'' (ارشاد القاری الی صحیح البخاری ص ۴۱۲)

مثال سوم :

محمود حسن دیوبندی نے کہا :

''الحق والانصاف ان الترجیح للشافعی فی ہذہ المسئلۃ ونحن مقلدون یجب علینا تقلید امامنا ابی حنیفۃ''

حق اور انصاف یہ ہے کہ اس مسئلہ میں شافعی کو ترجیح حاصل ہے اور ہم مقلد ہیں، ہم پر ہمارے امام ابو حنیفہ کی تقلید واجب ہے۔ (التقریر للترمذی ص ۳٦)

مثال چہارم :

قاری رحمت دین دیوبندی نے حضرو میں میرے سامنے کہا تھا کہ

''اگر تم دو سو حدیثیں رفع یدین کے بارے میں پش کرو تو میں نہیں مانتا''

یہ ہے اصل سبب جس کی وجہ سے مرضی کی حدیث کو صحیح اور مخالف کی حدیث کو ضعیف قرار دیا جاتا ہے۔

مثال اول :

علی محمد حقانی دیوبندی نے اپنی مرضی والی حدیث میں یزید بن ابی زیاد کو ثقہ اور مرضی کے خلاف والی حدیث میں یزید بن ابی زیاد کو ضعیف قرار دیا ہے۔

دیکھئے نبوی نماز (سندھی ج ۱ ص ۳۵۵ و ص ۱۶۹)

مثال دوم :

امین اوکاڑوی دیوبندی نے مرضی والی حدیث میں ''عطاء بن ابی رباح کو دو سو صحابہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہے'' کا اعتراف کیا ہے اور مرض کے خلاف حدیث میں عطاء بن ابی رباح کو دو سو صحابہ سے ملاقات انکار کر دیا ہے۔

دیکھئے مجموعہ رسائل طبع ۱۹۹۱ء ج ۱ ص ۲۶۵ (نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ کی شرعی حیثیت ص ۹) اور ج ۲ ص ۱۵۶ (تحقیق مسئلہ آمین ص ۴۴)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص296

محدث فتویٰ